السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومقتیان شرع متین ان مسائل میں

اوّل) یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ کا حاضر ناظر جان کرورد کرنا جائز ہے یا نہ اور اس ورد کا پڑھنے والا کیسا ہے ؟)

دوم) بغداد کی طرف جو منہ کرکے اور بعضے گلے میں کپڑا بھی ڈال کر دست بستہ ہوکر گیارہ قدم چلتے ہیں اور پیر پرستی ، استمداد واستعانت کرتے ہیں ، یہ لوگ کیسے ہیں ؟)

سوم) گیارہویں جو واسطے ازدیاد مال اور استعانت اور استغاثہ کے مصائب میں کرتے ہیں ، جائز ہے یا نہ ، اور اگر یہ اعتقاد محض ایصال ثواب کے لیے کیا جائے تو تعیین یوم کیسا ہے ؟)

چہارم) جو شخص ان افعال مذکورہ کا مجوز و مفتی اور مروج اور مثبتگ اور مصر ہو وہ کیسا ہے ؟ اس کے پیچھے نماز پڑھنی درست ہے یا نہ ، اور اہل سنت والجماعت اور مذاہب اربعہ سے کسی مذہب میں داخل ہے یا نہ ؟)

پنجم) جو لوگ افعال مذکورہ کے مرتکب اور معتقد ہوں ان کے ساتھ مخالطت اور مجانست اور مواکلت اور مشاربت اور مناکحت درست ہے یا نہ ؟ ان کے ساتھ السلام علیکم کرنا جائز ہے یا نہ ؟)

ششم) جو شخص ان افعال مذکورہ سے مانع ہو ، اس پر فتوے تکفیر اور اتہام وہابیت ، وانکار ولایت اولیاء اللہ کا لگانا کیسا ہے ؟ اور اس مانع کے پیچھے نماز پڑھنی درست ہے یا نہ ؟ بینوا بالایات القرآنیۃ والاحادیث النبویۃ) والروایات الفقہیۃ توجروا۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

ان الحکم الا اللہ قیود سوالات سائل سے صاف ظاہر ہے کہ جس کا یہ عقیدہ ہے ، وہ مشرک ہے ، کیونکہ غیر اللہ کو حاضر ناظر جاننا اور اس کے نام کا مثل اسماء الہی ورد و وظیفہ کرنا اور اس سے حاجات طلب کرنا اور گیارہ قدم بسوئے بغداد بہ نسبت توجہ جانب قبر غوث الاعظم مثل داب نماز دست بستہ ہوکر چلنا اور پھر رجعت قہقری اسی آداب سے کرنا کہ جس کو اصطلاح مشرکین بتدعین میں '' نماز غوثیہ اور ضرب الاقدام '' کہتے ہیں اور استمداد اور استعانت غیر اللہ سے کرنا اور ایسے افعال شرکیہ بدعیہ کا مرتکب ہونا طریقہ مشرکین کا ہے کیونکہ عقیدہ ثبوت علم غیب کا سوائے ذات باری عزاسمہ علام الغیوب کے کسی نبی یا ولی یا غوث یا قطب یا پیر یا مرشد کے ساتھ رکھنا عین شرک ہے ، بدلیل آیات بینات قرآن مجید واحادیث رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اور روایات فقہیہ کے ۔

اما الایات ۔ قل لا یعلم[1] من فی السموات والارض الغیب الا اللہ وما یشعرون ایان یبعثون ۔ ومن اضل ممن یدعو من دون اللہ من لا یستجیب لہ الی یوم القیمۃ وھم عن دعائھم غافلون ۔ ولا تدع من دون اللہ مالا ینفعک ولا یضرک فان فعلت فانک اذا من الظالمین ۔

واما الاحادیث ۔ نفی[2] حدیث الجاریات قالت احدھن وفینا نبی یعلم ما فیغد فقال دعی ھذہ وقولی الذی کنت تقولین ۔ وعن عائشۃؓ من اخبرک ان محمدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعلم الخمس التی قال اللہ تعالیٰ ان اللہ عندہ علم الساعۃ الایۃ (فقد اعظم الفریۃ رواہ مسلم ۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واللہ لا ادری واللہ لا ادری وانا رسول اللہ ما یفعل بی ولا بکم ۔ (رواہ البخاری کذا فی المشکوٰۃ

اور بخاری ومسلم میں حدیث الافک مصرح ہے کہ جب منافقین نے بہتان حضرت عائشہؓ پر باندھنا ایک مدت تک رسول اللہ ﷺ کو کس قدر اہتمام تحقیق برأت صدیقہؓ میں رہا اور قلب مبارک سے شک ذنب کا ان سے قبل از نزول آیات برأت کے بارگاہ قدوس سے رفع نہ ہوا ، جب آیات برأت نازل ہوئیں ، تب یقین ہوا اگر علم غیب آپ کو ہوتا تو اس قدر رنج وغم اور اہتمام شان حادثہ کیوں ہوتا ، قصہ حدیث کا اس بات کے واسطے نذیر عریان ہے اور حدیثیں بھی بہت ہیں ۔

واما الروایات الفقہیۃ ۔ قال الملا علی قاری فی شرح فقہ الاکبر ثم اعلم ان الانبیاء لا یعلمون المغیبات لمعارضۃ قولہ تعالیٰ قل لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللہ ۔ وقال فی البزازیۃ وغیرھا من الکتب الفتاوی من قال ارواح المشائخ حاضرۃ تعلم یکفر وقال الشیخ فخر الدین بن سلیمان الحنفی فی رسالۃ ومن ظن ان المیت یتصرف فی الامور دون اللہ واعتقد بہ ذلک کفر کذا فی البحر الرائق فعلم ان علم اللہ سبحانہ وتعالیٰ ازلی وابدی ومحیط بما کان وما یکون من جمیع الاشیاء بقضھا وقضیضھا وقلھا وجلھا ونقیرھا وقطمیرھا وصغیرھا وکبیرھا ولا یخرج من علمہ وقدرتہ شئ لان الجہل بالبعض والعجز عن البعض نقص واقتضاء ھذہ النصوص القطعیۃ ناطقۃ العموم وشمول قدرتہ فھو بکل شئ علیم وھو علی کل شئ قدیر ۔

پس یہ علم اور قدرت خاصہ باری عالم الغیب قادر مطلق کا ہے اس میں شریک کرنا نبی کو یا ولی کو عین شرک ہے اور جو امور غائبہ پر انبیاء علیہم السلام یا اولیائے کرام کو انکشاف ہوا ہے ، سو محض بوحی واعلام بالہام الہی ہوا قال[3] اللہ تعالیٰ ولا یحیطون بشئ من علمہ الا بمشاء ، اور یہ علم جو باعلام حق سبحانہ وتعالیٰ مقربان کا ص الخاص کو ہوتا ہے ذات سید کائنات علیہ الصلوٰۃ کو بہ نسبت اور انبیائے عظیم اور اولیائے کرام کے اگرچہ بوجہ اکمل ہے لیکن علم علام الغیوب سے مماثل نہیں قال[4] اللہ تعالیٰ قل لا اقول لکم عندی خزائن اللہ ولا اعلم الغیب الایۃ ۔ وقال الامام فخر الدین الرازی رحمۃ اللہ علیہ فی تفسیرہ الکبیر تحت ایۃ قل لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللہ الایۃ انہ ما بین انہ المختص بعلم الغیب والایۃ سیقت لاختصاصہ تعالیٰ بعلم الغیب وان العبالا علم لھم بشئ منہ واما قولہ وما یشعرون ایان یبعثون صفۃ لاھل السموات والارض نفی ان یکون لھم علم الغیب انتھی مختصرا ۔

:(جواب سوال (دوم

یہ گیارہ قدم چلنا اصطلاح اہل شرک و بدعت میں اس کا نام ''صلوۃ غوثیہ'' ہے اور ''ضرب الاقدام'' بھی کہتے ہیں یہ بھی شرک ہے کیونکہ نماز خاص عبادت معبود حقیقی کی ہے، وحدہ لاشریک لہ، غیر کی عبادت بدنی ہو یا مالی شرک ہے اور فاعل مشرک۔

:(جواب سوال (سوم

گیارہویں جو معمول بہ اور مہتم بالشان اہل بدعت کی بہ نسبت نذر غیر اللہ اور تقرب غیر اللہ کے ہے، یہ بھی شرک ہے کیونکہ عبادت مالی بھی غیر معبود برحق کے لیے حرام اور شرک ہے اور اگر نیت ایصال صواب ہو تو خالصاً لوجہ اللہ دے کر بے تعیین یوم ایصال میت کریں اور نام گیارہویں کا زائل کردینا واجب ہے، کیونکہ یہ نام رکھا ہوا اہل شرک و بدعت کا ہے اگر کوئی خالص نیت سے گیارہویں نام رکھ کر ایصال کرے تو بھی اہل توحید و سنت کے نزدیک محل تہمت ہے اور مواضع تہمت سے بچنا ارشاد رسول اللہ ﷺ ہے۔

:(جواب سوال (چہارم

جو شخص مجوز اور مفتی اور مروج ان امور کا ہے۔ العیاذ باللہ منہ وہ راس المشرکین ہے یعنی اپنے تابعین مشرکین کا رئیس ہے اس کے پیچھے نماز درست نہیں اور جب کہ دائرہ توحید و سنت سے وہ خارج ہوا تو کسی مذہب میں مذاہب اربعہ سے کب داخل رہا۔

:(جواب سوال (پنجم

جن لوگوں کا یہ عقیدہ بد اور ایسے افعال شرکیہ بدعیہ ہوں ان سے معاملہ ترک کرنا چاہیے جب تک تائب نہ ہوں، قد جاء فی الحدیث[5] من احب للہ و ابغض للہ و اعطی اللہ و منع للہ قد استکمل الایمان۔

:(جواب سوال (ششم

جو شخص ان افعال شنیعہ سے مانع ہو وہ موحد سنی محب اولیا ہے قابل امامت ہے اور اس کی امامت اولیٰ اور انسب ہے اور اس کی تکفیر خود مکفر ہے، واللہ تعالیٰ اعلم و علمہ اتم۔ حررہ الفقیر محمد حسین الدہلوی عفا اللہ عنہ۔ (فقیر محمد حسین)

کیف یکون عبد مساویا باللہ جل جلالہ و عز اسمہ لان اللہ کبیر االمتعال ذا العظمۃ و الجلال موجد و معطی للعباد و ھم الاخذون منہ و المحتاجون الیہ فی الدنیا و الاخرۃ کتبہ محمد ابراہیم الدہلوی۔

یقال لہ ابراہیم   قادر علی عفی عنہ

اولاً معلوم کرنا چاہیے کہ قرآن فرقان و کلام رحمٰن جو نازل اشرف المخلوقین پر ہوا تو محض اسی عقیدہ کی درستی کے لیے نازل ہوا ہے، مشرکین کے عقائد بد تھے یعنی اللہ تعالیٰ و رسول کے نزدیک ورنہ فی زعمہم الباطل اپنے آپ کو تابعین ابراہیم کہلاتے تھے اور حج بیت اللہ اور طواف و صوم وغیرہ عبادات کرتے تھے، لیکن عقائد ان کے بد تھے کہ انبیاء و اولیاء کی تصویریں اور مورتیں بنا کر ان کی تعظیم و نذر و نیاز کیا کرتے تھے کما اخبر اللہ سبحانہ عنہم فی عدۃ مواضع و لیست بخفیۃ علی من لہ ادنی مس من القرآن و الحدیث جس طرح کہ آج کل کے مسلمان تمام عبادات صوم و صلوۃ و حج وغیرہ بجا لاتے ہیں اور انبیاء و اولیاء کے حق میں ایسے عقائد رکھتے ہیں، جیسا کہ سائل نے بیان کیا اور مجیب نے استعملہ اللہ لما یحب و یرضی جواب دیا تو حقیقت میں یہ لوگ مشرک باللہ ہیں وان[6] صلوا و صاموا و زعموا انہم مسلمون، جس طرح سے اللہ سبحانہ نے مشرکین مکہ کی عبادت قبول نہیں فرمائی اور عقیدہ کی درستی کا ارشاد فرمایا، ویسے ہی جب تک آج کل کے مسلمان عقیدے ٹھیک موافق فرمان خدا اور رسول کے نہ کریں گے کوئی عبادت قبول نہ ہوگی۔ واللہ اعلم، حررہ العاجز ابو محمد عبد الوہاب الفنجابی

خادم شریعت رسول الاداب ابو محمد عبد الوہاب

ایسا عقیدہ رکھنے والا سرے سے اسلام ہی میں داخل نہیں، چار مذہب کا کیا ذکر ہے۔ کریم الدین عظیم آبادی۔

ایسا عقیدہ صریح کفر اور شرک ہے۔ عبد الکریم بنگالی، الجواب صحیح، عبد الحمید عفی عنہ عظیم آبادی۔

واقعی جواب دونوں مجیبوں کا صحیح ہے۔ رد شرک اور ندا غیر اللہ میں اور جھکنے کی طرف غیر اللہ کے شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمہ اللہ نے جھک کر سلام علیک کرنے کو یا جواب دینے کو نہایت منع لکھا ہے اور لکھا ہے کہ بعض علماء کو جھکتے ہوئے دیکھ کر فریب میں نہ آئے، حسبنا اللہ بس حفیظ اللہ۔ الجواب صحیح، محمد زیب الدین ساکن شہر بدایون حنفی المذہب۔

جواب بہت صحیح ہے۔ ولی محمد فیض آبادی

جو شخص ایسا عقیدہ رکھے، یا رواج دیوے، بلا ریب وہ مشرک ہے۔ مصطفی خان سوتری

غلام حسین... غلام حسین ضلع مونگیر

ہذا الجواب صحیح۔ محمد دبیر الرحمٰن بنگالی.... ابو عبد الرحمٰن محمد دبیر الرحمٰن   ابو محمد تائب علی

اس طرح کا عقیدہ رکھنے والا فتوے دینے والا چاروں مذہب میں کافر اور مشرک ہے۔ لاریب ولا شک فیہ۔ ابو اسماعیل یوسف حسین خان پوری پنجاب۔

جواب صحیح ہے۔ محمد عبدالحکیم عفی عنہ

چاروں امام علیہم الرحمۃ کے نزدیک بے شک ایسا عقیدہ شرک اور کفر ہے۔ محمد عبدالغفور امرتسری

سید محمد عبدالسلام غفرلہ... سید محمد ابوالحسن... محمد عبدالحمید جلیسری

ایسا اعتقاد رکھنا سراسر شرک اور کفر ہے اس کے معتقد کو ہرگز اسلام میں کچھ حصہ و نصیب نہیں ہے۔ رحیم اللہ پنجابی

اس عقیدہ والا آدمی جیسا کہ سائل نے لکھا ہے بے شک کافر اور مشرک ہے، چاروں مذاہب سے خارج ہونا تو برکنار ہے۔ نور محمد

جس شخص کا یہ عقیدہ ہو، وہ شخص بلا شبہ مشرک ہے، کما ثبت رحمت اللہ دنیا پوری

المجیب مصیب، نمقہ علی احمد بن مولوی محمد سامرودی عفی عنہ الصمد۔

جس شخص کا یہ اعتقاد ہے، بلاشک سب اماموں اور صحابہ کے نزدیک کافر ہے، مسکین فضل الٰہی۔

الجواب صحیح والرائے نجیح محمد حیات اللہ عفی عنہ جلیسری

---

[1] آیات قرآنیہ تو یہ ہیں آپ کہہ دیں کہ آسمانوں اور زمین میں کوئی بھی اللہ تعالیٰ کے سوا غیب کی باتیں نہیں جانتا اور کسی کو یہ بھی معلوم نہیں کہ وہ کب اٹھائے جائیں گے۔ اس آدمی سے زیادہ گمراہ کون شخص ہے جو اللہ تعالیٰ کے سوا اوروں کو پکارے جو اس کی التجاؤں کو قیامت تک بھی قبول نہیں کر سکتے بلکہ وہ تو ان کے پکارنے ہی سے بے خبر ہیں۔ تو اللہ کے سوا ایسی چیزوں کو نہ پکارو جو نہ تجھے نفع دے سکیں اور نہ نقصان پہنچا سکیں۔ اگر تو نے ایسا کیا تو ظالموں میں سے ہو جائے گا۔

[2] اب رہیں احادیث تو لڑکیوں والی حدیث میں یہ بھی ہے کہ ایک لڑکی نے ان میں سے کہا "ہم میں ایسے نبی ہیں جو کل ہونے والی باتیں جانتے ہیں، تو آپ نے فرمایا: اس بات کو چھوڑ دے اور جو پہلے کہتی تھی وہی کہتی جا اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، آپ فرماتی ہیں کہ جو آدمی تجھے یہ خبر دے کہ محمد ﷺ ان پانچ چیزوں کو جانتے تھے، جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اللہ ہی کے پاس ہے قیامت کا علم الآیۃ تو اس نے بہت بڑا جھوٹ بولا، اس کو مسلم نے روایت کیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا، خدا کی قسم میں نہیں جانتا، خدا کی قسم میں نہیں جانتا، حالانکہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں کہ میرے متعلق کیا کیا جائے گا اور تمہارے متعلق کیا فیصلہ ہوگا اس کو بخاری نے روایت کیا، مشکوٰۃ میں بھی اسی طرح ہے۔

اب رہیں فقہی روایات تو ملا علی قاری نے "فقہ اکبر" کی شرح میں کہا ہے، "پھر جان لینا چاہیے کہ انبیاء (علیہم السلام) غیب کی باتیں نہیں جانتے کیونکہ یہ عقیدہ اللہ تعالیٰ کی اس آیت کریمہ کے خلاف ہے کہ آپ کہہ دیں کہ کوئی بھی آسمانوں اور زمین میں اللہ تعالیٰ کے سوا غیب نہیں جانتا اور بزازیہ وغیرہ کتب فتاویٰ میں کہا ہے کہ "جو آدمی یہ کہے کہ بزرگوں کی روحیں حاضر ہیں اور سب کچھ جانتی ہیں اس پر کفر کا فتویٰ دیا جائے اور شیخ فخر زین بن سلیمان حنفی نے اپنے رسالہ میں کہا ہے کہ جو آدمی یہ عقیدہ رکھے کہ مردہ اللہ تعالیٰ کے سوا لوگوں کے امور میں تصرف کر سکتا ہے تو وہ کافر ہو جائے گا۔ بحرالرائق میں بھی اسی طرح ہے تو اب معلوم ہوا کہ اللہ سبحان کا علم ازلی ابدی ہے اور ماکان ومایکون (جو ہو چکا ہے اور جو ہوگا) سب اشیاء کو محیط ہے، خواہ وہ چھوٹی ہوں یا بڑی، تھوڑی ہوں یا بہت، اور اس کے علم اور قدرت سے کوئی چیز باہر نہیں ہے، کیونکہ بعض اشیاء سے بے خبری اور بعض اشیاء سے عاجز آجانا نقص ہے۔

اور ان نصوص قطعیہ کا بولتا ہوا تقاضا ہے کہ اس کا علم عام ہے اور اس کی قدرت ہر چیز کو شامل ہے اور وہ ہر چیز کو جاننے والا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

[3] اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور وہ اس کے علم میں سے کوئی چیز بھی معلوم نہیں کر سکتے مگر جو وہ چاہے۔

[4] اللہ تعالیٰ نے فرمایا، آپ کہہ دیں کہ میں نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ ہی غیب جانتا ہوں الآیۃ

امام فخر الدین رازی نے اپنی تفسیر کبیر میں آیت قل لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللہ کے ماتحت فرمایا ہے "جب اللہ تعالیٰ نے یہ ظاہر کر دیا کہ وہی علم غیب کے ساتھ مختص ہے اور آیت اللہ تعالیٰ کے علم غیب کی خصوصیت کے متعلق پہلے گزر چکی ہے اور بندوں کو اس کی اشیاء میں سے کسی چیز کا علم نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ کا یہ قول "وما یشعرون ایان یبعثون" یہ تمام آسمانوں اور زمین والوں کی صفت ہے اور اس میں ان کے علم غیب کی نفی بیان کی گئی ہے، انتہی۔

[5] حدیث میں آیا ہے، جو شخص اللہ کے لیے محبت رکھے اور اللہ کے لیے دشمنی رکھے اور اللہ کے لیے دے اور اللہ کے لیے بخل کرے تو اس نے اپنا ایمان مکمل کر لیا۔

[6] اگرچہ وہ نمازیں بھی پڑھیں اور روزے بھی رکھیں اور اپنے آپ کو مسلمان بھی کہیں۔